Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1439

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ..... ग्रन्थांक .....

पुस्तक का नाम ..... ग्रन्थांक .....

पुस्तक का नाम ..... ग्रन्थांक .....

पुस्तक का नाम ..... ग्रन्थांक .....

0.4
14

Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय
कृपया पुस्तक के ऊपर कोई निशान आदि
न लगायें।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

गुरुकुल कांग

1439

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* ओ३म् *

भवानी भण्डार

पुस्तक संख्या..... ८:४/१४

पंजिका संख्या... १४८३/१४.२.२००

पुस्तक पर सब प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1439

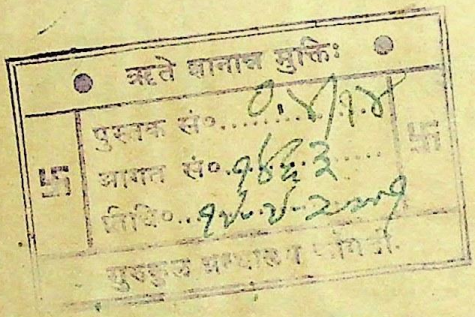

1439.U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1439

سوانح

زیب النسا بیگم

از

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

جسمین

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

اِس نامور خاتون کے واقعات زندگی پر علمی و ادبی،
حیثیت سے غیر معمولی روشنی ڈالی گئی ہے اور اُس کے کیرکٹر
کے متعلق جو غلط واقعات عوام مین مشہور ہو گئے ہین اُنکی
موزخانہ تنقید کی گئی ہے

०५/१५

باہتمام اسحاق علی علوی

در الناظر پریس واقع لکھنؤ طبع ثانیت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمبئی کے سفر مین ایک عزیز دوست نے جو انگریزی تصنیفات پر زیادہ اعتماد رکھتے ہین انڈین میگزین اینڈ ریویو کا ایک آرٹیکل دکھلایا جو زیب النسا کی سوانحعمری کے متعلق تھا۔ مجکو افسوس ہوا کہ ایک ایسے معزز پرچہ کا، سرمایہ معلومات تمامتر بازاری قصہ تھے جس مین سے ایک شرمناک قصہ عاقل خان رازی کا بھی ہی اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہی کہ خود مسلمانون مین بازاری اہلقلم نے زیب النسا کے جو حالات تجارتی غرض سے قلمبند کیے وہ بالکل بے سروپا ہین۔ اس بنا پر خیال ہوا کہ زیب النسا کے متعلق صحیح معلومات یکجا کر دیے جائین جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ غلط معلومات کی اصلاح ہو جائیگی

زیب النسا کی ولادت

زیب النسا اورنگ زیب کی سب سے پہلی اولاد تھی، اسکی مان جسکا نام دلرس بانو بیگم تھا۔ شاہ نواز خان صفوی کی بیٹی تھی۔ شاہ نواز کا اصلی نام بدیع الزمان ہی جہانگیر کے زمانہ مین معزز عہدون پر ممتاز ہو کر شاہ نواز خان کے خطاب سے ملقب ہوا۔ شاہ جہان کے زمانہ مین بھی کارہاے نمایان کیے۔ چونکہ لیاقت ذاتی کے ساتھ عالی خاندان بھی تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاہ جہان نے ۱۰۴۷ھ مین کہ اسکی سلطنت کا دسوان سال تھا اورنگ زیب کی شادی اس کی بیٹی سے کردی۔ چار لاکھ مہر باندھا گیا، طالب کلیم نے مادہ تاریخ کہا۔

دو گوہر بہ یک عقد دوران کشیدہ[۵۱]

زیب النسا کی شادی کے دوسرے سال شوال ۱۰۴۸ھ ہجری مین پیدا ہوئی عالمگیری امرا مین عنایت اللہ خان نہایت معزز عہدہ دار تھا اسکی مان حافظہ مریم قابل اور تعلیمیافتہ تھی زیب النسا جب پڑھنے کے قابل ہوئی تو اورنگ زیب نے اسکی تعلیم کے لیے حافظہ مریم کو مقرر کیا جس نے حسب دستور سب سے پہلے قرآن مجید کی تعلیم دی[۵۲] زیب النسا نے قرآن مجید حفظ یاد کیا جس کے صلہ مین اورنگ زیب نے تیل ہزار اشرفی انعام مین دی[۵۳]

تمام تاریخین اور تذکرے متفق اللفظ ہین کہ زیب النسا نے عربی اور فارسی کی تعلیم نہایت اعلی درجہ کی حاصل کی تھی۔ اور بڑے بڑے علما و فضلا اسکی خدمت مین رہتے تھے۔ لیکن اسکے اساتذہ مین سے زیادہ مقرب اور باریاب ملا سعید اشرف مازندرانی تھے۔ ملا سعید نقی مجلسی کے نواسے تھے۔ عالمگیر کے آغاز جلوس مین ایران سے آئے اور عالمگیر نے ان کو زیب النسا کی تعلیم کے لیے مقرر کیا[۵۴] اسوقت زیب النسا کی عمر تقریبًا اکیس برس کی تھی اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ تیموریون مین مستورات کی تعلیم کا سلسلہ کسقدر ممتد ہوتا تھا۔ زیب النسا نظم و نثر مین ملا سعید ہی سے اصلاح لیتی تھی۔

ملا اشرف شاعر بھی تھے اور شاعری ہی کے وصف سے مشہور ہین قریبًا ۱۳-۱۴ برس وہ تعلیم کے تعلق سے زیب النسا کی خدمت مین رہے ۱۰۸۲ھ ہجری مین وطن

۵۱ مآثر الامرا جلد دوم صفحہ ۷۱۶ ۵۲ مآثر الامرا جلد دوم صفحہ ۸۲۰ ۵۳ مآثر عالمگیری صفحہ ۵۳۰

۵۴ مآثر الامرا تذکرہ ملا اشرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جانا چاہا۔ زیب النسا کی خدمت مین ایک قصیدہ لکھکر پیش کیا جس مین رخصت کی درخواست کو اسطرح ادا کیا تھا۔

یکبار از وطن نتوان برگرفتن دل — در غربتم اگرچہ فزون است اعتبار
پیش و قرب و بُعد تفاوت نمیکند — گو خدمت حضور نباشد مرا شعار
نسبت چو باطنی ست چہ دہلی چہ اصفہان — دل پیش تست من چہ بہ کابل چہ قندہار

زیب النسا نے جس قسم کی تعلیم پائی تھی اور خود اسکا مذاق طبیعت جس قسم کا واقع ہوا تھا۔ اسکے لحاظ سے وہ پالیٹکس سے بالکل نا آشنا تھی تاہم عالمگیر کے پر پیچ عہد حکومت مین وہ بھی اس بدنامی سے نہ بچ سکی ۱۰۹۱ھ مین راجپوتون نے جب عام بغاوت کی اور عالمگیر نے انکے دبانیکے لیے شہزادہ اکبر کو فوج گران دیکر جودھپور کی طرف روانہ کیا تو راجپوتون کے بہکانے سے شہزادہ خود باغی ہوگیا اور عالمگیر کے مقابلہ کو بڑھا۔ زیب النسا اور شہزادہ اکبر حقیقی بھائی بہن تھے دونو مین خط و کتابت بھی تھی۔ یہ خطوط پکڑے گئے اور عالمگیر نے اس کے انتقام مین زیب النسا کی تنخواہ جو چار لاکھ سالانہ تھی بند کردی اسکے ساتھ تمام مال و متاع ضبط کرلیا گیا اور قلعہ سلیم گڑھ مین ماہ کا حکم ہوا لیکن معلوم ہوتا ہو کہ بہت جلد اسکی بیگناہی ثابت ہوئی اور عفو قصور کردیا گیا کیونکہ ۱۰۹۲ھ مین جب حمیدہ بانو بیگم (والدہ روح اللہ خان) نے انتقال کیا تو رسم تعزیت ادا کرنے کے لیے عالمگیر نے زیب النسا کو روح اللہ خان کے گھر بھیجا اسی سنہ مین جب شہزادہ کام بخش (عالمگیر کا سب سے چھوٹا بیٹا) کی شادی ہوئی تو تقریب کی رسمین زیب النسا ہی کے محل مین ہوئین اور عالمگیر کے حکم سے تمام ارکان دربار زیب النسا کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈیڑھ ہی تک پا پیادہ گئے۔ زیب النسا نے شادی نہین کی۔ عام طور پر مشہور ہی کہ سلاطین تیموریہ لڑکیون کی شادی نہین کرتے تھے۔ اس غلط روایت کو یورپین مصنفون نے بہت شہرت دی ہی اور اس سے اُن کو شاہی بیگمات کی بدنامی پھیلانے مین بہت مدد ملی ہے۔ لیکن یہ قصہ ہی سرے سے بے بنیاد ہے۔ خود عالمگیر کی دو بیٹیان زبدۃ النسا بیگم اور مہر النسا بیگم سپہر شکوہ اور ایزد بخش (پسر شہزادہ مراد) سے بیاہی تھین۔ چنانچہ ماثر عالمگیری مین دونون شادیون کی تاریخین اور مختصر حالات لکھے ہین اور خاتمہ کتاب مین بھی اسکا ذکر کیا ہی

عالمگیر زیب النسا کی بہت عزت کیا کرتا تھا۔ جب وہ کبھی باہر سے آتی تھی تو اُسکے استقبال کے لیے شہزادون کو بھیجتا تھا۔ سفر حضر مین اسکو ساتھ رکھتا تھا۔ کشمیر کے دشوار سفر مین بھی وہ ساتھ تھی۔ لیکن جب عالمگیر دکن گیا تو اُسنے غالبًا اپنی علمی زندگی کی وجہ سے پایہ تخت کو چھوڑنا مناسب نہ سمجھا اس کی چھوٹی بہن زینت النسا عالمگیر کے ساتھ گئی چنانچہ اسکا نام بار بار واقعات مین آتا ہے۔ زیب النسا نے دلی مین قیام کیا اور وہین پیوند زمین ہو گئی زیب النسا نے ۱۱۱۳ھ ہجری مین جو عالمگیر کی حکومت کا اڑتالیسوان سال تھا دلی مین انتقال کیا "ادخلی جنۃ" مادہ تاریخ ہے

عالمگیر اس زمانہ مین دکن کے فتوحات مین مصروف تھا یہ خبر سنکر سخت غمزدہ ہوا بے اختیار آنکھون سے آنسو نکلے اور باوجود انتہا درجہ کے استقلال مزاج کے صبر کی تاب نہ لاسکا۔ سید امجد خان۔ شیخ عطاء اللہ اور حافظ خان کے نام حکم صادر ہوا کہ اُسکے ایصال ثواب کے لیے زکوۃ و خیرات دیں اور مرحومہ کا مقبرہ تیار کرائین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خافی خان نسخہ مطبوعہ کلکتہ مین زیب النسا کا نام اور اسکے واقعات ۱۱۲۲ھ تک آتے ہین لیکن یہ صریح غلطی ہی - کاتبون نے غلطی سے زینت النسا کو زیب النسا سے بدل دیا ہے -

"کمالات علمی اور عام اخلاق وعادات"

تمام مورخین نے بہ تصریح لکھا ہے کہ زیب النسا، علوم عربیہ اور فارسی دانی مین کمال رکھتی تھی - نسخ اور شکستہ خط نہایت عمدہ لکھتی تھی لیکن اس کی تصنیفات سے آج کوئی چیز موجود نہین - عام طور پر مشہور ہے کہ وہ مخفی تخلص کرتی تھی اور دیوان مخفی جو چھپکر شایع ہو چکا ہے اُسی کا ہے - لیکن یہ صحیح نہین - کسی تاریخ یا تذکرے مین اس کے تخلص یا دیوان کا ذکر نہین - مولوی غلام علی آزاد بیدبیضا مین لکھتے ہین -

"این دو بیت از نام او مسموع شدہ"

پھر دو شعر نقل کیے ہین - اس کا دیوان ہوتا تو صرف دو شعر کا ذکر کیون کرتے - مخزن الغرائب ایک تذکرہ ہے جو احمد علی سندیلوی کی تصنیف ہے - مصنف نے نہایت کثرت سے فارسی تذکرے بہم پہونچائے ہین - اور ان سے حالات اور اشعار انتخاب کیے ہین - زیب النسا کے حال مین لکھتے ہین :-

"ا دیوان اشعارش جائے بہ نظر نیامدہ مگر در تذکرہ انتخابش بہ نظر آمدہ - لیکن اعتبار رانشاید - سبب آنکہ اکثر شعرا تذکرہ صاحب آن تذکرہ بنام بیگم نوشتہ بود -"

حاشیہ صفحہ (۴) مآثر عالمگیری صفحہ ۴۶۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ وہ شاعر تھی - لیکن معلوم ہوتا ہے
کہ اسکا کلام ضایع ہو گیا - اسی تذکرے مین ملا سعید اشرف کے حال
مین لکھا ہے کہ زیب النسا کی بیاض خاص ایک خواص کے ہاتھ سے
جس کا نام ارادت فہم تھا حوض مین گر پڑی - چنانچہ سعید اشرف نے
اسپر ایک قطعہ لکھا جو آگے آئیگا - غالبًا یہ اشعار کی بیاض ہو گی - تذکرون
مین یہ دو شعر زیب النسا کے نام سے منقول ہین ؎

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نشد کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نشد
صد بہار آخر شد و ہر گل بہ فرقے جا گرفت غنچۂ باغ دل ما زیب دستارے نشد

زیب النسا کی تصنیفات و تالیفات سے زیب المنشات کا ذکر البتہ تذکرون
مین آیا ہے - تذکرۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہے کہ مین نے اس کو دیکھا ہے
یہ زیب النسا کے خطوط اور رقعات کا مجموعہ ہے -

علم پروری

زیب النسا نے خود کوئی تصنیف کی ہو یا نہ کی ہو لیکن اُسنے اپنی نگرانی
مین اہل فن سے بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کرائین - مولوی غلام علی آزاد
بیضا مین لکھتے ہین -

"وہمت بہ ترقیہ حال ارباب فضل و کمال مصروف می داشتہ -
و جماعت کثیر از علما و شعرا و منشیان و خوشنویسان بہ سایہ
قدر دانی او آسودہ بودند و کتب و رسائل بسیار بنام او بہ تالیف پذیرفتہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیب النسا کا دربار حقیقت مین ایک اکاڈیمی (بیت العلوم) تھی ہر فن کے علما اور فضلا نوکر تھے جو ہمیشہ تصنیف اور تالیف مین مصروف رہتے تھے - یہ کتابین عموماً اس کے نام سے موسوم ہوتی تھین - یعنے ان کتابون کا پہلا جز زیب کا لفظ ہوتا تھا - اس سے اکثر تذکرہ نویسون کو دھوکا ہوا ہے اور انھون نے وہ کتابین زیب النسا کی تصنیفات مین شمار کین -

زیب النسا نے جو کتابین تصنیف کرائین - اُن مین زیادہ قابل ذکر تفسیر کبیر کا ترجمہ ہے - یہ مسلم ہے کہ تفسیرون مین امام رازی کی تفسیر سے زیادہ جامع کوئی تفسیر نہین - اس لیے زیب النسا نے ملا صفی الدین آردبیلی کو جو کشمیر مین مقیم تھے - حکم دیا کہ اسکا فارسی مین ترجمہ کرین چنانچہ اسکا نام زیب التفاسیر رکھا گیا - بعض تذکرہ نویسون نے غلط لکھدیا ہے کہ وہ زیب النسا کی مستقل تصنیف ہے -

زیب النسا نے تصنیف و تالیف کا جو محکمہ قایم کیا تھا - اسکے ساتھ ایک عظیم الشان کتب خانے کا ہونا بھی ضرور تھا - جس سے مصنفین فائدہ اُٹھا سکین - چنانچہ بیگم موصوف نے ایک نہایت عظیم الشان کتب خانہ قایم کیا - مُصنف ماثر عالمگیری کا بیان ہے کہ اس کتب خانے کی نظیر کسی کی نظر سے نہ گذری ہوگی - مصنف مذکور کے اصلی الفاظ یہ ہین -

در سرکار علیہ کتاب خانہ گرد آمدہ بود کہ بہ نظر ہیچ یکے در نیامدہ باشد (صفحہ ۵۲۹)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیب النسا کے حسن مذاق سے بڑا نفع یہ ہوا کہ عالمگیر کی خشک مزاجی سے
جو نقصان پہونچایا تھا اسکی تلافی ہوگئی - یاد ہوگا کہ دربار میں ملک الشعرا
کا خاص عہدہ ابتدائے سلطنت سے چلا آتا تھا - جس پر فیضی - طالب آملی
قدسی - کلیم - مامور رہ چکے تھے - عالمگیر نے اس عہدہ کو موقوف کردیا - اور
رفتہ رفتہ شعرا گویا بے خانمان ہوگئے - لیکن زیب النسا کی قدردانی نے
پھر وہ دربار قایم کردیا -

مختلف تقریبوں پر شعرا قصیدے اور نظمیں لکھکر پیش کرتے تھے اور
گران بہا انعام انعام پاتے تھے - زیب النسا کی شعر دوستی کا یہ اثر ہوا کہ اہل
سخن معمولی عرض و معروض بھی شعر ہی میں کرتے تھے - اس قسم کے چند واقعات
کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا -

اوپر ہم لکھ آئے ہیں کہ ارادت خان نام ایک خواص کے ہاتھ سے
زیب النسا کی بیاض خاص حوض میں گر پڑی تھی اس جرم کی معافی کیلئے
ملا سعید اشرف نے یہ قطعہ لکھکر پیش کیا ؎

اے ادا فہمی کہ بیشت فاضلان عصر را
شستن مجموعہ اندیشہ باب افتادہ است

در خم افلاطون زیادہ دانشت سرخوش بود
ہمچو مخمورے کہ در فکر شراب افتادہ است

گاہ گاہے گر زبے آدابی بادصبا
از گل روی عرقناکت نقاب افتادہ است

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب حسرت در دهانِ اختران گردیده است
آتش غیرت بجان آفتاب افتاده است

ذهن صافت تا علم گردیده در دانشوری
طبع اقبالطون زبس در اضطراب افتاده است

دفتر فرهنگ در چنگش مجزا گشته است
از کف مجموعه دانش در آب افتاده است

عرض حالی هست در خاطر که در اظهار آن
بند بندم موج سان در اضطراب افتاده است

آن بیاض خاصه شاهی که در اطراف آن
جاے افشان نقطهای انتخاب افتاده است

آن مرصع خوان گهر ریزی که باشد جلوه گر
در اقاقطش بسے با آب و تاب افتاده است

دوشش از دست ارادت فهم خاکم در دهن
چون بیاض سینهٔ ماهی در آب افتاده است

نه همین از یاد معدن رفت لعل آبدار
گوهر غلطان هم از چشم سحاب افتاده است

بحر شعر آبدارش تازه طوفان کرده است
کشتیش در چار موج اضطراب افتاده است

گویا از سر بدر رفت است آب جد و لش
کاین چنین گلدار اشعارش خراب افتاده است

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آہ ازین غم در دلِ پیر و جوان پیچیدہ است
لرزہ زین ہیبت بہ جانِ شیخ و شاب افتادہ است

بسکہ می بندند ہر یک بر گلوے دیگرے
گریباض گردنش خوانند تاب افتادہ است

من چہ گویم کان چو شرگان خودش برگشت بخت
در تپ این غم چنان از خورد و خواب افتادہ است

زان زمان باز از پریشان حالی و آشفتگی
ہمچو لفظ خوشتن در پیچ و تاب افتادہ است

رفت رنگ آتشین چون شمع صبح از عارضش
ہمچو نبض موج اندر اضطراب افتادہ است

فیض بخشا زود تر پروانہ بخشائے کہ
کاتشے در دے چو شمع از التہاب افتادہ است

ورنہ خواہی دید یکدم دفتر افلاک را
از ہجوم گریہ اش یک سر خراب افتادہ است

نعمت خان عالی اس زمانہ کا مشہور شاعر تھا ایک دفعہ اس نے ایک مرصع کلغی جو دستار پر لگاتے تھے زیب النسا کی خدمت مین فیروخت کے لیے پیش کی زیب النسا نے رکھ لی لیکن جیسا کہ درباروں کا معمول ہے قیمت کے ملنے مین دیر ہوئی نعمت خان نے یہ رباعی لکھکر بھیجی۔

اے بندگیت سعادت اختر من درخدمت تو عیان شدہ جوہر من

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر جبغہ خریدنی ست پس کو زمین ورنیست خریدنی بزن بر سرمن

اگر خریدنا ہے تو دام دلوایئے اور نہ خریدنا ہو تو میری سر ماریئے

بیگم نے پانچہزار روپے دلوائے اور کلغی واپس کردی

ملا سعید اشرف جو زیب النسا کا اُستاد تھا۔ اور زیب النسا اسی سے نظم و نثر مین اصلاح لیتی تھی۔ بڑے پایہ کا شاعر تھا۔ تمام تذکرون مین اس کے حالات تفصیل سے لکھے ہین بیگم اسکو بہت عزیز رکھتی تھی۔ ایک دفعہ اسنے ایک لونڈی ملا صاحب کے پاس بھیجی کہ اسکو خدمت مین رکھئے۔ کنیز ملا صاحب کے مذاق کے موافق نہ تھی ایک طوئل طویل قطعہ اس کی ہجو مین لکھکر بیگم کو بھیجا۔ آغاز کا شعر یہ تھا

قدر دانشور شناسا نور چشم عالما اے کہ ہرگز قدرت ہم چشمیت حور انداشت

مولوی غلام علی آزاد نے صرف یہی ایک شعر نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس مین قاب قوسین اوادنیٰ کا قافیہ فحش موقعہ پر استعمال کیا تھا لیکن یہ نہایت تعجب کی بات ہے۔ زیب النسا تو زاہدانہ مذاق رکھتی تھی۔ شاہی بیگمات کے دربار مین کسی کو اس قسم کی بے اعتدالی کی جرأت نہین ہو سکتی تھی جہان آرا بیگم (زیب النسا کی پھوپھی) ایک دفعہ باغ کی سیر کو نکلی۔ ہر طرف پردہ کرا دیا گیا میر صیدی طہرانی ایک مشہور شاعر تھا وہ کسی حجرہ مین چھپکر سواری کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ بیگم کا ہاتھی پاس سے گذرا تو بیساختہ صیدی نے یہ مطلع پڑھا

برقع بہ رخ افگندہ بردناز بہ باغش تا نگہت گل بسخیتہ آید بہ دماغش

باغ مین برقع پہنکر اسلیے جاتی ہے کہ پھول کی خوشبو چھنکر دماغ مین آئے

بیگم نے حکم دیا کہ شاعر کو کشان کشان سامنے لائین۔ بیگم نے بار بار مطلع پڑھوا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سُنا اور پانچہزار روپے دلوا دیے لیکن ساتھ ہی حکم دیا کہ شہر سے نکال دیا جاے[1] (یعنے یہ گستاخی کیون کی) اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بیگمات کے لیے کس قسم کے آداب مقرر تھے۔

اخلاق و عادات

زیب النسا اگرچہ درویشانہ اور مصنفانہ مذاق رکھتی تھی تاہم شاہجہان کی پوتی تھی اسلیے نفاست پسندی اور امارت کے سامان بھی لازمی تھے **عنایت اللہ خان** جو امراے عالمگیری مین مقرب خاص تھا۔ زیب النسا کا میر خانساماں[2] تھا۔ کشمیر مین جابجا خوشگوار اور خوش منظر چشمے ہین ان مین سے ایک چشمہ جسکا نام احول تھا۔ زیب النسا کی جاگیر مین تھا۔ زیب النسا نے اسکے متصل ایک نہایت پرتکلف باغ اور شاہانہ عمارتین تیار کرائین تھین۔ چنانچہ **عالمگیر** جب ۱۰۷۳ھ مین کشمیر کے سفر کو گیا ہے تو اس مقام پر ایکدن قیام کیا اور زیب النسا نے قاعدے کے موافق نذر پیش کی اور روپے نچھاور کیے[3]

سنہ ۱۰۹۰ ہجری مین ابرک کا ایک بڑا خیمہ تیار کرایا تھا۔ جو تمام تر شیشہ معلوم ہوتا تھا۔ نعمت خانِ عالی نے اس کی تعریف مین ایک چھوٹی سی مثنوی لکھی جس کے چند اشعار حسب ذیل ہین ؎

ازان خرگاہ طلقش چشم بد دور	کہ شد از جلوہ اش نور علی نور
تعالی اللہ چہ روشن بارگاہی	کدورت را درینجا نیست راہے

[1] خزانہ عامرہ ذکر صیدی طہرانی ۱۲ [2] اثر الامرا جلد دوم تذکرہ عنایت اللہ خان صفحہ ۸۲۹ [3]

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زنورسش گشتہ خیرہ چشم کوکب — کمینہ خانہ زادش ماہ نخشب
فروغش گر نبین دار جہانتاب — کسے شب را نخواہد دید در خواب
چو عاجز گشت طبعم از ستایش — شدم جویای تاریخ بنایش
پے تاریخ آن گفتا - زمانہ — بروز نگ دلم آئینہ خانہ

بھائیون سے نہایت محبت رکھتی تھی ۱۰۵۵ھ ہجری مین جب اعظم شاہ مرض استسقا مین سخت بیمار ہوا تو زیب النسا نے اس کی تیمارداری اس محبت سے کی کہ تمام ایام مرض تک اس پرہیزی غذا کے سوا جو خود شہزادہ کھاتا تھا کوئی اور غذا نہین کھائی - محمد اکبر جس زمانہ مین عالمگیر سے باغی ہوکر راجپوتون سے ملگیا ہی - اس زمانہ مین بھی زیب النسا نے اس سے برادرانہ راہ و رسم اور خط و کتابت ترک نہ کی جس کے صلہ مین اس کی تنخواہ اور جاگیر ضبط ہوگئی[۱]

"زیب النسا کے متعلق جھوٹے قصے"

زیب النسا کے متعلق متعدد جھوٹے قصے مشہور ہوگئے ہین جن کو یورپین مصنفون نے اور زیادہ آب و رنگ دیا ہی اُن مین سے ایک یہ ہے کہ زیب النسا اور عاقل خان سے عاشقی اور معشوقی کا تعلق تھا اور زیب النسا اسکو چوری چھپے سے محل مین بلایا کرتی تھی ایکدن عالمگیر محل مین موجود تھا کہ اسکو خبر لگا کہ عاقل خان محل مین ہی اور حمام کی دیگ مین چھپا دیا گیا ہی - عالمگیر نے انجان بنکر اسی دیگ مین پانی گرم کرنے کا حکم دیا - عاقل خان نے اخفاے راز کے لحاظ سے دم نہ مارا اور جلکر مرگیا - مرنے کے وقت یہ مطلع کہا تھا ؎

[۱] ماثر الامرا جلد اول صفحہ ۵۹۹ ماثر عالمگیری مین زیب النسا کے بجاے زینت النسا کا نام لکھا ہی، لیکن یہ وہی لفظی اشتباہ ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعد مردن زخبای تو اگر یاد کنم از کفن دست برون آرم و فریاد کنم

عاقل خان کا مفصل تذکرہ ماثر الامرا مین موجود ہے اور چونکہ شاعر بھی تھا تمام تذکرون مین اسکے حالات مذکور ہین لیکن اس واقعہ کا کہین نام و نشان نہین جن کتابون مین اس کا حال مل سکتا تھا اور جو مستند اور معتبر خیال کی جاتی ہین حسب ذیل ہین۔ عالمگیر نامہ۔ مآثر عالمگیری۔ مآثر الامرا۔ تذکرہ سرخوش۔ خزانہ عامرہ۔ سرو آزاد بیاض ان کتابون مین ایک حرف بھی اس واقعہ کے متعلق نہین۔ حالانکہ اس کی وفات کا تذکرہ سب نے لکھا ہے جو ۱۱۰۶ھ ہجری مین واقع ہوئی۔

دوسرا واقعہ یہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ زیب النسا نے یہ مصرع کہا:

از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم

چاہتی تھی کہ مطلع ہو جاے لیکن دوسرا مصرع اس کی جوڑ کا موزون نہین ہوتا تھا۔ ناصر علی کے پاس مصرع لکھکر بھیجا۔ اس نے برجستہ کہا ؎

از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم
شائد رسید برلب زیب النسا لبم

لیکن جو شخص تیموریون کے جاہ و جلال اور آداب و آئین سے واقف ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ بیچارے ناصر علی کو خواب مین بھی اس گستاخی کی جرات نہین ہو سکتی تھی۔

شبلی نعمانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولانا شبلی کی دوسری تصانیف

سیرۃ النبی صلعم۔ جلد اول قسم اوّل ۱۴ر قسم دوم ۱۴ر قسم سوم ۱۲ر

الفاروق۔ قیمت	۲ر	الغزالی قیمت	۱ر
المامون	۲ر	سیرۃ النعمان	۲ر
سوانح مولانا روم	۲ر	بیان خسرو	۱۰ر
سفرنامہ مصر و روم و شام	۲ر	مضامین عالمگیر	۱۰ر
علم الکلام	۲ر	الکلام	۲ر
رسائل شبلی	۱ر	مقالات شبلی	۲ر

شعر العجم جلد اوّل سے ۷ر جلد دوم ۲ر جلد سوم ۱ر جلد چہارم ۲ر جلد پنجم ۱ر

مجموعہ کلام شبلی اُردو	۱۲ر	مثنوی صبح امید	۴ر
کتب خانہ اسکندریہ	۶ر	اسلامی حکومت	۲ر
اغاز اسلام	۱۲ر	جہانگیر	۲ر
دیوان شبلی فارسی	۸ر	بوے گل فارسی	۴ر
دستہ گل	۴ر	برگ گل	۴ر

کتب بالا کے سوا ایکسو سے زائد مشہور مصنفین اردو کی مکمل تصانیف ہمارے یہاں سے مِل سکتی ہیں۔ مفصل فہرست منگایئے اور ملاحظہ کیجیے

المشتہر۔ منیجر الناظر بک ایجنسی۔ لکھنو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

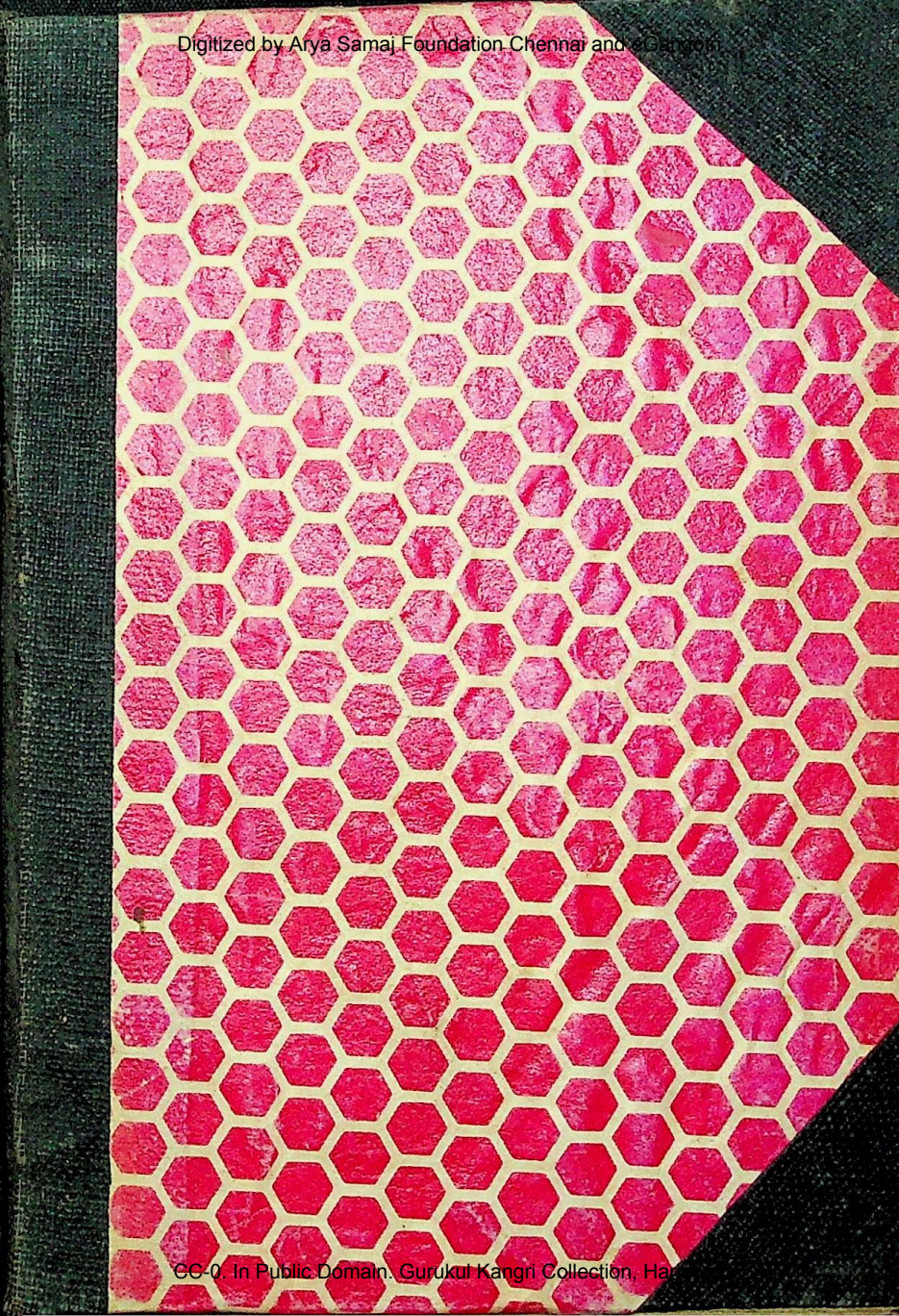

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Ha